



KERALA SCHOOL KALOLSAVAM 2016-17

KANNUR - 2017 JANUARY 16-22



Code No.

372

HSS

بیٹا اتری ائی کا خیال رکھنا

حزیم زمانے میں کسی ایک چھوٹے سے گاؤں میں ایک بڑے سے کھیت کے درمیان میں ایک چھوٹا سا گھر تھا۔ اس گھر کے چاروں طرف ہریالی ہی ہریالی تھی اور اس گھر کے ٹھوڑے ہی قریب میں سے ایک چھوٹی سی نھی ندیاں بہتی تھی بہت ہی خوبصورت اور بہتسا مسکراتا گاؤ تھا۔

اس گھر میں ایک چھوٹا سا پریوار بہت بہنس خوشی اپنی زندگی بسر کر رہا تھا اس پریوار میں پانچ شخص تھے ماں باپ اور ایک بیٹی اور دو بیٹا۔ باپ ایک مامولی سا کیساں تھا اور دونو بیٹے اور بیٹیاں پڑھنے درس جایا کرتے تھے مگر غم کی بات یہ تھی کہ اس پریوار کو آگیاں زندگی بسر کرنے کے لئے کوئی خاص آمدنی نہیں تھی بھی ۵۰ سب خوش تھے۔

دونوں لڑکوں کا نام رحیم اور ہارون تھا ایک کی عمر ۱۵ تھی اور دوسروں کی ۱۲ اور لڑکی لڑکی کا نام زینبا تھا بھائی بہن آپس میں بہت محبت کرتے تھے اور بڑھائی کرتے

تھے مگر آپس میں کھی بھگرتے نہی تھے۔

ماں تو گھر کا ہی گام کرتی تھی اور صبح ہوتے ہی باپ کھیت پر چل
دیا کرتا تھا۔ اور وہ بوڑھا ہو چلا تھا اسے تو زیادہ کام بھی نہی کیا
جا سکتا تھا مگر کرتا کیا روزی روٹی کے عملے تو کرنا ہی پڑتا تھا۔
ایک دن شام کا وقت تھا باپ کھیت سے کام کر کے واپس ہو رہے تھے
تاریخ ہو چکی تھی کچھ دیکھا کی نہی دے رہا تھا درخت سے چڑیوں
کی چہا چہانے کی آواں ڈ رہی تھی آسماں میں ستارے ٹھمانے لگے
تھے سنہری ہوا چل رہی تھی زلیخا کے ابو تیزی سے قدم بڑا رہے تھے
اسکی کیفیت کچھ تھیک نہی لگ رہی تھے وہ گھر پہنچنے ہی آرام گاہ جا
گر لیٹ گئے اور آرام کرنے لگے۔

زلیخا کی شادی بھی کی عمر ہو چلی تھی اور باپ کی کیفیت کچھ زیادہ
خراب ہو گئی تھی زلیخا کے ابو نے سبھی کو بلایا اور کہنے لگا بیٹا میں
کبھی کبھی بھی گھر اپنی زندگی سے خارج ہو سکتا ہو میں یہ بتا نہی
سکتا کے اب اور کتا دن جی سکتا ہو لیکن میں جو کہنے جا رہا ہوں
میرری باتوں کا خیا رختا اور کہنے باتو کا عمل کرنا۔

میں کہہ رہا تھا کہ میں اب چل بھی نہی سکتا ہو اور کام بھی
نہی کر سکتا تو میں کہتا ہوں کہ میں نے جو تم لوگو کے لئے جو مال

کہا یا ہے اس میری بیٹی کی شادی کرانا اور دونوں بیٹیوں میں سے
کوئی بھی کھیت کسی دیکھ بھال کرنا اور اسکو سمجھانا یہ سب کس ہی
رہے تھے کی اچانک اس ہنسنا کودتا پر یوار کا درخت کا خاتمہ ہو گیا
یعنی اس لیوی کے سوہرے کا اور زلیخا کے ابو کا انتقال ہو گیا سب لوگ
آپس میں ماتم منانے لگے اور روتے لگے بڑے بھائی نے سب کو دلا شفا
دیا اور سب کے انسو بوجھا اور ہم سب اپنے آپ کو اکیلا محسوس
کرنے لگے۔

کچھ دن بعد گھر کا سارا دیکھ بھال ماں ہی کرتی تھی بہن کی شادی
ہو چکی تھی وہ بھی کبھی کبھی گھر آیا کرتی تھی اور ماں کی حفاظت کرتی اور
چل جاتی اور وہ دونوں بھائیوں سے کہہ جاتی کہ ماں کا خیال رکھنا
اور اسے اچھے سے سمجھانا اور اسکو دیکھ بھال کرنے بیٹا اتنا سب لہجے
کچھ کہتی اور چلی جاتی۔

وہ دونوں بھائی مل کر کھیت پر کام کرتے تھے اور ماں کا خیال رکھتے تھے
اور جب وہ اپنا اور ماں کے سارے کپڑے لے کر صفائی کرنے جاتے تو نری
کے کنارے پتھر پر کپڑے صاف کرتے اور دونوں آپس میں باتیں کرتے کہ یہ
میں نری پہلے لگا کتنا بہتوں اور طرف تھا پہلے نری کے دونوں جانب
کی حاجازیا نری میں صاف تیشے کی طرح چمکنے سے مگر اب تو اسکا

کنرا بھی دیکھائی نہیں دیتا۔ یہ سب باتے کرتے اپنا کام پورا کرتے۔
دونو بھائی کسی پڑھائی مکمل ہو چکی تھی اور دسلی ماں کسی
بیٹے تو شادی کر کے اور گھر بسا کے مگر وہ دونو نہیں مانتے اور اپنا کام
کرتے رہتے کسی سے اس سے تک دسلی ماں کہتی رہی جب تب ایک
دن دونو بیٹوں نے شادی کر لی۔

سادھی کے پہلے تو بچھا دسلی ماں کی زندگی اچھی تھی مگر شادی
کرتے ہی ماں کسی کا بڑا وقت شروع ہو گیا دونو بھائیوں میں جھگڑا
ہونے لگا مہجھ سے اب ماں کی دیکھ بھال نہیں ہو سکتا اب کوی بھی ماں
ماں کا اٹھا کھا خیال نہیں رہتا اور وہ دونو بھائی اپنے پیریوار میں ملن
ہو جاتا۔

ایک دن جب زلیخا گھر اپنے مائیکے سے آئی تو دیکھی ہے کہ ماں
چار پائی پر بیٹھی ہے اور کوئی ماں کو پائی بھی نہیں دینے والا وہ خفا ہو
ہو گئی اور کہنے لگی تم لوگو کو شرم نہیں آتی یہاں ماں الیک پیاسی
بڑی ہے مگر الٹ کر ماں کو کوئی دیکھنے والا نہیں تم لوگ ایسے کیوں ہو
گئے معلوم نہیں ابوں نے کیا وعدہ کیا تھا تم لوگو سے کہ تم
بیٹا! تیری اتنی کا خیار لھنا مگر تم لوگو نے ایک کان سے دس کر دوسرے
کان سے نکا دیا ہے تم لوگو کا اٹھا انجام سے بہت بورا ہے کا تم
لوگ دن غلطی کی سزا زور بھوکتو گے۔

یہ سب سے پہلے ہے

پہلے پہلے دو ٹو بھائیوں سے ایک بھائی کو کوئی اولاد نہیں
 تھی اور ایک کو ایک بیٹا پیدا ہوا جسکو بیٹا پیدا ہوا وہ تو
 خاص خوش تھا مگر دوسرا بہت ناراض تھا اس گاؤں میں خوشی تھی
 مگر اس گھر کی خوشی چلی گئی تھی گاؤں میں خوبصورتی تھی مگر اس
 گھر کی رونک مدت چلی تھی

پہلے دن اسکی ماں چار پائی پر بیٹی ہوئی زندگی کے بارے میں
 سوچ کر آنسو بہا رہی تھی اور اسکا جو ایک پوتا تھا وہ اس
 ماں یعنی دادی کا خیال رکھتا تھا وہ دادی کو روتے دیکھ کر
 بوجھا کر دادی آپ کیوں رو رہا ہے ہو تب تک گو دادی
 گزر چکی تھی پوتا دادی کو خوب بہلایا اور روتے رگا کی
 دادی اب زندہ نہیں ہے -

وہ دوڑ کر اپنے باپ کے پاس گیا اور بتایا کہ دادی مر گئی
 ہے بیڑے نے دو ٹو دوڑ کر آئے اور دیکھا کہ سبجے میں ماں کا لنتھال
 ہے چکا ہے وہ جلوی سے زینیا کو دعوت ناما سخت بھیجتا ہے کہ
 ماں مر گئی ہے زینیا دوڑتی ہو اور یہ لنتھال روتی ہو لگتی ہے اور
 ماں سے لپٹ کر رونے لگتی ہے اور بہت ہی تہ خوش ہوتی ہے اور

کبھی ہے تم لوگوں نے بہت اچھا کیا ماں کا بہت خیالی کیا اس
لئے تو ہمیں زندگی تھی۔

اب کرنا ہی کیا تھا وہ تو رو دھو کر چل گئی دونو بھائی
بھروسے اپنی زندگی میں مگن ہو گئے اور زندگی گزارنے لگے لیکن اسکے
میری چوٹی ماں کو پوتے کو تھوڑا غم تھا وہ کبھی کبھی باپ سے پوچھتا کی
داؤں کو کیا ہوا تھا وہ کیوں مر گئی، مگر اسکے باپ نے بات کو ٹال
کر ختم کر دیتے لیکن اسکے پھر پیٹے کو کبھی کبھی دادی کا دوسھوس
ہوتا تھا۔

ایک دن کسی بات ہے گاؤں میں بارش بہت ہو رہی تھی اور کوئی
اس دن بہا میر بھی نہیں کیا تھا شام ہوتے ہی سب ہر اپنے اپنے گھر
میں چلے گئے اور جلدی سے سونے کا انتظام کر لیا ایک بھائی کو تو
اولاد تھا مگر دوسرے کو نہیں تھی۔ + بڑے بھائی کو اولاد تھا اور چھوٹے
بھائی کو نہیں تھا۔

اس دن رات بڑے بھائی نے ایک بڑا ہی خوفناک خواب دیکھا
وہ دیکھا کہ میرے باپ آتے ہیں اور کہہ رہے ہیں کہ تم لوگوں نے اپنی
ماں کا خیال نہیں رکھا اور اسکی دیکھ بھال نہیں کی یہ تم لوگوں
نے ہی بڑا کی یہ تمہارے لئے غلط فیصلہ تھا تم نے بالکل اچھا
نہیں کیا تم لوگوں کے ساتھ بھی کچھ ایسا ہی ہونے والا

ہے شائل تصویریں بویوں کے ساتھ کچھ ایسا ہی ہوگا تم لوگوں
 نے مجھے کیا ہوا وعدہ پورا نہیں کیا اسکا انجام بہت ہی برا
 ہے ہونے والا ہے۔

یہ سب سنتے ہیں اسکی لڑکیے کھل گئی اور وہ نینر سے رخصت
 ہو گیا اور اپنے میں دل سا معلوم ہونے لگا اسے اب نینر بھی نہیں
 آرہی تھی وہ بہت پریشاں ہونے لگا صبح پورے گور وہ یونہی رات
 بھر جا رہا۔

صبح ہوتے ہیں یہ سب باتیں اسنے اپنے چھوٹے بھائی کو بتائی
 اور کہنے لگا اب کیا کریں تو چھوٹے بھائی نے بتایا اب کیا کرنا ہے ماں
 تو چلی گئی اب کسکا حال خیال کرنا ہے۔ بڑے بھائی کو کچھ سمجھ میں
 نہیں آ رہا تھا اس نے فوراً اپنے بیٹے کو بلایا اور کہنے لگا بیٹا میں
 ایک نو ضروری بات بتانا ہو ضرور تم عمل کرنے اس نے سب
 بات بتائی اور کہنے لگا میرے ابا نے بھی یہی کہا تھا مگر میں نے
 کوئی عمل نہیں کیا اور اب مجھے درگ رہا ہے میں نے ایک ترقیب
 سوچا ہے۔ بیٹے نے پوچھا کیا ترقیب ہے اٹا جاں تو ابا نے بتا کہ
 جو میری ماں کے ساتھ ہوا اسکا دل مجھے بھی بہت غم خیز ہے اور اوس
 بھی میں سچا سوچتا ہوں کہ جو میرے ماں کے ساتھ ہوا

ہوا اور کسی کے ساتھ نہ ہو میں اب اسکے لئے ایک جماعت
گان شرع کرنے کا ہونا ہو جسٹل جو کسی سےیں کا خیال کرے

اس نے چھوٹے بھائی کو بتایا مگر چھوٹا بھائی ماننے کو تیار نہ
ہو گیا تھا۔ بہر حال بڑے بھائی نے ایک جماعت گان شرع کیا اور
پورے اپنے گھرانے کو جگہ کو خیال ناما کر نام سے شروع کیا اس
نے اعلان کیا کہ میں جو بھی کہتا ہوں یقین کر ساتھ کہتا ہوں
جو بھی میری ماں کے ساتھ ہوا وہ اور کسی کے ساتھ نہ ہو اس لئے
میں نے یہ خیال نظاما شروع کیا ہے جسکی کسی بھی ماں اگر بیرونی
بیمہاریا لاجار یہ اسے دیکھے والا کوئی نہیں ہو تو اس یہاں لے
کر آ جاؤ میں اسے دیکھوں گا اور اسکا خیال رختوں گا

زلیخانے بہ بات مستی تو ہیں خوش ہوئی مگر اندر دل میں
تھوڑا غم تھا۔ اس کا افتتاح زلیخانے کیا اور اسے شروع کر دیا اب
اس گاؤں کے لوگ ہیں خوش تے اور زلیخانے ہیں خوش تھی بڑے بھائی
نے اس خیال ناما کے ساتھ باہر اسے ایک دستیار رکھا لگایا پھر وہ
دستیار کی طرح تھا پھر "بیٹا آیری دق" کا خیال رکھنا یہ
دستیار اسب کو بسر آیا اور سب ہیں خوش ہوئے۔



آخر کار اسکے جھوٹ بھائی بھی وہاں آئے اور کہنے لگے میرا تو کوئی اولاد
ہی تھی ہے وہ اس ماں کا کیا خیال رہے گلے میں بھی لگا اپنے
بیوی کو ہی سحر رخ کر جانا ہے اور میں بھی کہتا ہوں کہ
بیٹا! تیری اقل کا خیال رکھنا